سلسلۂ نباتات قرآن (قسط 9)

مَنّ

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

عربی: ترنجبین۔ کزنجبین
اردو: تُرنجبین۔ گزنجبین
فارسی: تُرنجبین۔ گزنجبین
انگریزی، جرمن، اطالوی: Manna
فرانسیسی: Manne
عبرانی: مَن
روسی: Beli Yasin
ہندی: کاہری
تامل، تلیگو: مینا
ملاوی: منّا
نباتاتی نام: Alhagi maurorum Medic نباتاتی خاندان: Leguminosae

قرآن حکیم میں منّ (م۔ن۔ن) کا ذکر تین آیات میں آیا ہے:

○ سورۃ البقرۃ کی آیت ۵۷:

﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾﴾

''ہم نے تم پر اَبر کا سایہ کیا، اور منّ وسلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انہیں کھاؤ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر ظلم کیا''۔

سورۃ الاعراف کی آیت ۱۶۰:

﴿وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ﴿۱۶۰﴾

''اور ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کر کے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی' اور جب موسیٰ سے اُس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اُس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس چٹان سے یکا یک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کر لی۔ ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا اور اُن پر منّ وسلویٰ اتارا۔ کھاؤ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشی ہیں۔ مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا' تو ہم پر ظلم نہیں کیا' بلکہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے''۔

سورۂ طٰہٰ کی آیات ۸۰ اور ۸۱:

﴿یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ مِّنۡ عَدُوِّکُمۡ وَوٰعَدۡنٰکُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنِ وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰی﴿۸۰﴾ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَلَا تَطۡغَوۡا فِیۡهِ فَیَحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَمَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡهِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ هَوٰی﴿۸۱﴾﴾

''اے بنی اسرائیل! ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور طور کے دائیں جانب تمہاری حاضری کے لیے وقت مقرر کیا اور تم پر منّ وسلویٰ اتارا۔ کھاؤ ہمارا دیا ہوا پاک رزق اور اسے کھا کر سرکشی نہ کرو' ورنہ تم پر میرا غضب ٹوٹ پڑے گا' اور جس پر میرا غضب ٹوٹا وہ پھر گر کر ہی رہا۔''

''مَنّ'' لغت میں ہر اُس احسانِ الٰہی کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے میں کسی قسم کی محنت ومشقت نہ اٹھائی جائے۔ نیز مَنّ کے معنی احسان جتلانے کے بھی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کو بھی مَنّ سے تعبیر کیا گیا ہے' کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے بلا کسب وہنر محض وہبی طور پر عطا ہوتی ہے (سورۃ ابراہیم:۱۱)۔ یہ مَنّ رسول پر ہے' اور رسول کا اِس وحی کو لے کر انسانوں کے پاس آنا' انسانوں پر اللہ کا مَنّ ہے (آل عمران:۱۶۴)۔ بنی اسرائیل کا فرعون کے استبداد سے نجات پالینا خدا کا مَنّ تھا (سورۃ القصص:۵)۔

نباتات کے مفہوم میں مَنّ سے مراد وہ خاص غذا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے صحرائے سینا میں خاص اپنے فضل سے مہیا فرمائی' جس کے لیے نہ انہیں ہل چلانے پڑے نہ تخم ریزی اور آب پاشی کی زحمتیں اٹھانی پڑیں۔ مَنّ اور سلویٰ وہ غذائیں ہیں جو اُس مہاجرت کے زمانے میں بنی اسرائیل کو چالیس سال تک مسلسل ملتی رہیں۔ مَنّ دھنیے کے بیج

جیسی ایک چیز تھی جو اوس کی طرح گرتی اور زمین پر جم جاتی تھی' اور سلویٰ بٹیر کی قسم کے پرندے تھے۔ بائبل کا بیان ہے کہ مصر سے نکلنے کے بعد جب بنی اسرائیل دشتِ سین میں ایلیم اور سینا کے درمیان گزر رہے تھے' اور خوراک کے ذخیرے ختم ہو کر فاقوں کی نوبت آ گئی تھی' اُس وقت منّ و سلویٰ کا نزول شروع ہوا اور فلسطین کے آباد علاقے میں پہنچنے تک پورے چالیس سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ تورات میں اس کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے:

''اور یوں ہوا کہ شام کو اتنی بٹیریں آئیں کہ ان کی خیمہ گاہ کو ڈھانک لیا اور صبح کو خیمے کے آس پاس اوس پڑی ہوئی تھی اور جب اوس' جو پڑی ہوئی تھی' سوکھ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیابان میں ایک چھوٹی چھوٹی گول چیز' ایسی چھوٹی جیسے پالے کے دانے ہوتے ہیں' زمین پر پڑی ہے۔ بنی اسرائیل اس کو دیکھ کر آپس میں کہنے لگے ''مَنْ ؟'' کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا ہے۔ تب موسیٰؑ نے اُن سے کہا یہ وہی روٹی ہے جو خداوند نے کھانے کو تم کو دی ہے...... اور وہ ہر صبح کو اپنے اپنے کھانے کی مقدار کے مطابق جمع کر لیتے تھے اور دھوپ تیز ہوتے ہی وہ پگھل جاتا تھا''۔

(خروج' باب ۱۶' آیت ۱۳ تا ۲۱)

اور ''گنتی'' میں اس کی مزید تشریح یہ ملتی ہے:

''لوگ اِدھر اُدھر جا کر اسے جمع کرتے اور اسے چکی میں پیستے یا اوکھلی میں کوٹ لیتے تھے' پھر اسے ہانڈیوں میں اُبال کر روٹیاں بناتے تھے۔ اُس کا مزا تازہ تیل کا سا تھا۔ اور رات کو جب لشکر گاہ میں اوس پڑتی تو اُس کے ساتھ مَنّ بھی گرتا تھا''۔

(باب ۱۱' آیت ۸'۹)

مشہور مؤرخ و محقق ابوریحان البیرونی (۹۷۳ء۔۱۰۵۰ء) غالباً پہلے سائنس دان تھے جنہوں نے اس امر کی نشاندہی کی کہ عربستان میں ''الحاج'' نامی پودے سے جو گوند حاصل کیا جاتا ہے اور جسے عرب تُرنجبین کہتے ہیں' وہ درحقیقت ''مَنّ'' ہے جس کا ذکر بنی اسرائیل کی غذا کی حیثیت سے قرآن مجید میں آیا ہے۔ البیرونی نے تحقیق اور مشاہدے کے بعد یہ بھی بتایا کہ ''الحاج'' کے پودے کے اندر چھوٹے چھوٹے پسّو کی شکل کے کیڑے رہتے ہیں' یہ کیڑے ہی ''مَنّ'' بناتے ہیں' جس طرح کہ شہتوت کے درخت پر رہنے والے کیڑے ریشم بناتے ہیں۔ ''ترنج'' (Citron) چھوٹا سا سدا بہار پودا ہے جو ایشیا میں منطقہ حارّہ میں پایا جاتا ہے اور دوسرے ترنجی پھل دار درختوں سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے بڑے سے لیمونما پھل کا

چھاکا قند کے قوام میں محفوظ کر کے مٹھائیوں اور کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ''تُرنجبین'' کو ایران میں ''ترانگبین'' کہا جاتا ہے۔ ''تر'' کے معنی تازہ اور'انگبین'' کے معنی شہد کے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ''الحاج'' سے جو گوند حاصل کیا جاتا ہے وہ دراصل شبنمی قطروں سے بنتا ہے یا شبنمی قطروں پر کیڑوں کی آزمائش سے بنتا ہے۔

البیرونی کے بعد ''الحاج'' سے نکلنے والے اس قدرتی جوہر کے بارے میں کوئی سائنٹیفک تحقیق نہیں کی گئی۔ ۱۹۲۲ء میں مشہور مستشرق برکھارٹ (Burckhard) نے اپنی انگریزی کتاب ''سفرنامہ شام وارضِ مقدس'' میں لکھا ہے کہ فلسطین اور شام کے بعض درختوں میں ایسے کیڑے رہتے ہیں جو میٹھا ''مَنّ'' بناتے ہیں۔ برکھارٹ نے لکھا تھا کہ خاص قسم کے کیڑے جب درخت کے تنے میں سوراخ کر کے اندر گھستے ہیں تو دھوپ کی تمازت سے درخت سے عرق نکلتا ہے جو ٹھنڈی راتوں میں جم کر گوند بن جاتا ہے۔ برکھارٹ کی کتب کی اشاعت کے بعد دو ماہرین نباتیات شرن برگ اور ہمپرک نے کمر ہمت باندھی اور تحقیق کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۲۹ء میں اپنی تحقیق کا نتیجہ ایک رپورٹ کی صورت میں شائع کیا جس کے مطابق خاص درختوں سے دن میں نکلنے والا اور رات کو جم جانے والا مادہ ہی دراصل ''مَنّ'' ہے جس کا ذکر بائبل میں گیارہ مرتبہ اور قرآن مجید میں تین مرتبہ آیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں ''مَنّ'' کا ذکر آیا ہے ''سلوٰی'' کے ساتھ آیا ہے۔ ایک نبات ہے' دوسرا پرندہ۔ بائبل میں ''سلوٰی'' کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ (سلوٰی کی تفصیل ان شاء اللہ حیوانیاتِ قرآن'' میں بتائی جائے گی۔ یہ سلسلہ ''نباتاتِ قرآن'' کے ختم ہونے کے بعد ''حکمتِ قرآن'' ہی میں شروع کیا جائے گا!)

جہاد فی سبیل اللہ

اصل حقیقت' اہمیت ولزوم اور مراحل و مدراج

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک جامع خطاب

☆ صفحات: 72 ☆ قیمت: 15 روپے